غریبوں کے غمخوار

Jamia Naqshbandia
Bustan-ul-Aloom
Majahid Abad Kadhala (A.K)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

اِدارۂ مسعودیہ کراچی
Idara-e-Mas'udia, Karachi

Marfat.com

غریبوں کے غمخوار

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

اور سبھوں کے ساتھ ہو جاؤ

اِدارۂ مسعودیہ کراچی
Idara-e-Mas'udia, Karachi

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت نمبر

نام کتاب ——— غریبوں کے غم خوار
مصنف ——— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
تعداد ——— ہزار
قیمت ———

ناشر ——— ادارۂ مسعودیہ، کراچی
سنۂ طباعت ——— ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء
اشاعت ——— دوم

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی، فون ۶۶۱۴۷۴۔۲۱۳۹۷۳
۲۔ المظہر، ۱۳۵۔ پی آئی بی کالونی، کراچی، فون ۴۹۴۸۶۸۱
۳۔ مکتبۂ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی، فون ۲۱۶۴۶۴
۴۔ شہزاد پبلی کیشنز، ۲۷۲۔ بی، گل گشت کالونی، بوسن روڈ، ملتان، فون ۵۲۳۶۶۰
۵۔ المختار پبلی کیشنز، ۲۵۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، کراچی، فون ۷۷۲۵۱۵
۶۔ مظہری پبلی کیشنز، اے/۲۶۰۶، پی آئی بی کالونی، کراچی، فون ۴۹۴۰۵۳۱

Marfat.com

انتساب

- مسکینوں کے نام!
- غریبوں کے نام!
- مظلوموں کے نام!
- بے کسوں کے نام!
- بے بسوں کے نام!

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

○

تاجدارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو غریبوں سے کتنا پیار تھا ــــ اللہ اللہ! سارے عالم کے غریبوں کو گلے سے لگالیا اور غریبوں کی زندگی اپنالی ــــ اب غریب سے غریب انسان یہ نہیں کہہ سکتا، "آپ کے گھر میں تو سب کچھ ہے، میرے گھر میں کچھ نہیں ــــ" اللہ اکبر! سب کے گھر بھرے ہوئے ہیں، آپ کا گھر خالی ہے۔ سب کے گھروں میں دنیا کی نعمتیں ہیں، مگر آپ نعمتیں بانٹ رہے ہیں ــــ نعمتیں لٹا رہے ہیں ــــ صلائے عام ہے۔ سب دوڑے چلے آرہے ہیں ــــ جھولیاں بھر بھر کے لیے جا رہے ہیں ــــ

دُنیا میں امیروں اور کھاتے پیتوں کی پوچھ ہے ــــ غریبوں اور مسکینوں کو کوئی نہیں پوچھتا ــــ مگر آپ کے دربار میں غریبوں کی پوچھ ہے ــــ مسکینوں کی رسائی ہے ــــ جن کو ساری دنیا نے دھتکارا اور دھتکار رہی ہے، وہ اس دربار میں نظر آئیں گے ــــ اللہ اکبر! بُجھے بُجھے چہرے نظر آرہے ہیں اور چمکتے دمکتے جارہے ہیں ــــ ہاں! اس دربار میں غریبوں کی بڑی رسائی ہے ــــ وہ غریب ــــ

Marfat.com

○ ــــــ جن کے وسیلوں سے امیروں کو نعمتیں ملتی ہیں۔

○ ــــــ جن کی آہیں عرشِ معلّٰی تک جا پہنچتی ہیں۔

○ ــــــ جن کے آنسو سیلاب بن کر اُمنڈ پڑتے ہیں۔

○

ہاں یہ غریب بہت عظیم ہیں ــــــ ہاں یہ غریب بہت بلند ہیں ــــــ ذرا سا احسان کیجیے، جان دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، بلکہ جان دے دیتے ہیں ــــــ فقیر کی زندگی میں چند ایسے واقعات گزر چکے ہیں ــــــ آپ بھی سُنئے اور غریبوں کے کردار کی بلندیاں دیکھئے ــــــ کوئٹہ (بلوچستان) میں قیام کے دوران (۱۹۶۶-۶۷ء) تپ دق کا مارا ایک مسکین بلوچ گرتا پڑتا سڑک پر جا رہا تھا، ترس آیا، تپ دق کے ہسپتال میں داخل کرایا، دیکھ بھال کرتا رہا ــــــ ہسپتال میں ایک روز اُس نے روتے ہوئے کہا تھا، "صاحب! آپ جہاں جائے گا، ہم آپ کے ساتھ جائے گا" ــــــ ابھی وہ ہسپتال میں تھا کہ فقیر کا تبادلہ سندھ ہو گیا ــــــ جب وہ توانا و تندرست ہو کر ہسپتال سے واپس آیا، فقیر کے بارے میں دریافت کیا اور جب یہ معلوم ہوا کہ فقیر بلوچستان سے سندھ چلا آیا، تو اس کے دل پر ایک چوٹ سی لگی، جانبر نہ ہو سکا، چند دنوں میں دارِ فانی سے کوچ کر گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ــــــ اور جب سندھ میں سرحد ہند کے قریب ضلع تھرپارکر کے شہر مٹھی میں تبادلہ ہوا، تو وہاں ایک سندھی باورچی کو اتنی محبت ہو گئی کہ تین سال بعد (۱۹۷۰-۷۱ء) جب وہاں سے تبادلہ ہوا، اُس نے خبر سُنی ــــــ تھوڑی دیر بخار چڑھ گیا ــــــ چار پانچ روز کے اندر اندر مرض اتنا بڑھ گیا کہ جان پر بن گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اللہ کو پیارا ہو گیا ــــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

Marfat.com

فقیہ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھا کر آیا ـــــ اِس مرحوم کا نام محمد کمال تھا اور اُس مرحوم کا نام محمد شفیع ـــــ اللہ اکبر! ان مسکینوں کے دل محبت سے معمور ہیں، کوئی محبت کرکے تو دیکھے ـــــ محبت کی قربان گاہ میں یہ جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے ـــــ ہزار ہزار رحمتیں ہوں ان جان دینے والوں پر جو محبت و اُلفت کے چراغ روشن کر گئے اور اپنی جاں نثاری اور فداکاری کے اَنمٹ نقوش چھوڑ گئے ـــــ

غریبوں کا حال ہمیں کیا معلوم ـــــ ؟ کسی نے اُن کے گھر کی خبر نہ لی ـــــ کسی نے نہ پوچھا تمہیں دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں ـــــ فقیر نے ایک سرکاری ملازم کو دیکھا، ایک ہاتھ میں روٹی، دوسرے میں پانی ـــــ نوالہ کھاتا جاتا پانی کا گھونٹ پیتا جاتا ـــــ پیٹ بھر گیا، خدا کا شکر ادا کیا ـــــ اُن کی تنگ دستی کا یہ عالم ہے کہ موسمی پھل بھی اُن کو نصیب نہیں، بس دیکھ دیکھ کے جیا کرتے ہیں ـــــ ایک بچہ اپنی ماں سے کہہ رہا تھا: "مجھے تو آم اچھے لگتے ہیں، ابو آم لے کر کیوں نہیں آتے ـــ؟" غم کی ماری ماں کیا جواب دے، حسرت و یاس کی تصویر بنی، بچے کا منہ تکتی رہ گئی ـــــ نانِ شبینہ کا محتاج اپنے بچوں کے لیے من بھاتی چیزیں کہاں سے لائے؟ ـــــ اور اپنی آرزوؤں اور تمناؤں کا شہرِ خموشاں کس کو دکھائے؟ ـــــ اولاد والا ہی اس بے بسی کے عالم میں غریب ماں کے کرب کو محسوس کر سکتا ہے ـــــ بچے کے سوال نے خرمنِ صبر و قرار کو خاکستر کر کے رکھ دیا ـــــ کہاں سے لائے؟ ـــــ کہاں سے کھلائے؟ خود کھلا نہیں سکتی، کوئی کھلاتا نہیں، بے بسی ہی بے بسی ہے ـــــ!

○

اے مسکینو! اے غریبو! دیکھو دیکھو! ان بچوں کے لیے امام احمد رضا کے آغوش

Marfat.com

کھلے ہیں ـــــ اپنے محروم بچوں کو یہاں لے کر آؤ ـــــ وہ بچوں کو ان کی من بھاتی چیزیں کھلا رہے ہیں ـــــ ہاں اُن کے آقا و مولیٰ بھی تو بچوں سے پیار کرتے تھے۔ وہ اپنے دارالعلوم منظرِ اسلام کے طلبہ پر بڑے شفیق و کریم تھے ـــــ خوشیوں کے موقعوں پر، عید کے دِنوں میں اُن کے لیے نئے نئے کپڑے بنواتے اور قسم قسم کے کھانے پکوا کر کھلاتے تھے ـــــ عرب طلبہ کے لیے عربی کھانا، رُوسی طلبہ کے لیے رُوسی کھانا، بنگالی طلبہ کے لیے بنگالی کھانا، بہاری طلبہ کے لیے بہاری کھانا، سرحدی طلبہ کے لیے سرحدی کھانا، سندھی طلبہ کے لیے سندھی کھانا، پنجابی طلبہ کے لیے پنجابی کھانا۔ الغرض جس طالب علم کو جو کھانا مرغوب ہوتا وہ پکوا کر اُس کو کھلاتے اور کھلا کھلا کر خوش ہوتے۔ انگریزی مدارس و جامعات میں ہم نے طلبہ کو اپنا حریف سمجھ لیا ہے، وہ ہمارے فرزند دلبند ہیں، مگر اُن کو اپنی محبت و شفقت سے ہم نے محروم کر دیا ـــــ افسوس ہم نے یہ کیا کیا! ـــــ امام احمد رضا نے ہم کو وہ سبق سکھایا جو آفت زدہ معاشرے کی کایا پلٹ سکتا ہے ـــــ امام احمد رضا کی محبت و شفقت کا کیا ذکر کیا جائے، زندگی بھر غریبوں اور مسکینوں کو گلے لگایا اور جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اس کٹھن گھڑی میں اُن کو نہ بھلایا ـــــ وصال سے دو روز قبل فرمایا: ـــــ آج کیا دن ہے؟ ـــــ عرض کیا گیا ـــــ آج بُدھ ہے ـــــ فرمایا، جمعہ پرسوں ہے ـــــ؟ یہ فرما کر زیرِ لب حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھتے رہے ـــــ گھڑیاں گزرتی گئیں ـــــ سُورج غروب ہوتا رہا، سُورج طلوع ہوتا رہا ـــــ ہاں آج جمعہ ہے ـــــ آج وصال کا دن ہے ـــــ ارشاد ہو رہا ہے ـــــ "پچھلے جمعہ کرسی پر جانا ہوا آج چارپائی پر جانا ہو گا"[1] ـــــ ہاں زندگی کا آخری جمعہ بھی باجماعت ادا کیا ـــــ

---

[1] حسنین رضا خاں: وصایا شریف، مطبوعہ لاہور، ص ۵

Marfat.com

سفرِ آخرت کی تیاریاں شروع ہوگئیں ـــــ جائداد کے متعلق وقف نامہ مکمل کرایا اور آمدنی کا پورا تہائی نیک کاموں کے لیے وقف کردیا کہ شریعت کے مطابق جانے والے کو اپنے مال میں اتنا ہی تصرف کرنا چاہیئے ـــــ واللہ باللہ! یہ قید نہ ہوتی تو سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹا دیتے ـــــ

○

موت آنی ہے، آئے گی، مگر جب معلوم ہوجائے کہ آنے والی آگئی، تو جان پر بن جاتی ہے ـــــ ہوش اڑنے لگتے ہیں ـــــ اوسان خطا ہونے لگتے ہیں ـــــ آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجاتا ہے ـــــ انسان اس طرح ہاتھ پیر مارتا ہے، جیسے وہ ڈوب رہا ہو ـــــ مگر وہ بھی ہیں، جو خوشی خوشی آتے ہیں اور خوشی خوشی جاتے ہیں ـــــ عین اضطراب میں ان کی طمانیت کا عالم نہ پوچھیے ـــــ اللہ اکبر!

قُدسیوں کو بھی رشک اس جمعیتِ خاطر پہ ہے
کچھ نہیں کھلتا کہ میں کس کے پریشانوں میں ہوں

اللہ اللہ! وہ آنے والی گھڑی آگئی ـــــ بس دو ڈھائی گھنٹے کی بات ہے، ـــــ وصیت نامہ لکھوایا جارہا ہے ـــــ اس میں قوم کے لیے کچھ وصیتیں ہیں، اہلِ خانہ کے لیے کچھ نصیحتیں ہیں، عزیزوں کے لیے کچھ ہدائتیں ہیں ـــــ ہاں غریبوں کے لیے ـــــ جن کو سب بھول جاتے ہیں، مگر امام احمد رضا بسترِ مرگ پر بھی ان کو نہ بھولے ذرا غور تو کریں ـــــ ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر تو دیکھیں ـــــ جس کے خاندان نے شاہانہ آن بان کے ساتھ زندگی بسر کی ہو آج اُس کے گھر میں غریبوں کے لیے شاہانہ دسترخوان بچھایا جارہا ہے ـــــ آئیے وصیت کو ایک نظر دیکھیے ـــــ

Marfat.com

"فاتحہ کے کھانے سے اغنیاء کو کچھ نہ دیا جائے، صرف فقراء کو دیں اور وہ بھی اعزاز اور خاطر داری کے ساتھ نہ کہ جھڑک کر۔ غرض کوئی بات سنّت کے خلاف نہ ہو۔" [1]

اے پاسدارِ سُنّت تجھ پر لاکھوں سلام!—— ذرا غور فرمائیں اور بار بار غور فرمائیں —— کیسی پیاری پیاری ہدایتیں فرما رہے ہیں۔

- فاتحہ کے کھانے میں سے امیروں کو کچھ نہ دیا جائے۔
- صرف فقیروں اور غریبوں کو دیا جائے۔
- وہ بھی عزّت و احترام کے ساتھ، خاطر داری کے ساتھ۔
- غریبوں مسکینوں کو گھرکیاں، جھڑکیاں دے کر نہ کھلایا جائے۔
- کوئی بات سُنّت کے خلاف نہ ہو۔

ہمارے ہاں بڑے بڑے شہروں میں میّت کے کھانے سے غریب اور مسکین ہی محروم رہتے ہیں، کھاتے پیتے لوگ سب کھا جاتے ہیں، بلکہ بلائے جاتے ہیں —— امام احمد رضا نے اس بُری رسم کی بیخ کنی فرمائی اور اپنی وصیّت سے ایک مُردہ سنّت کو زندہ کیا جس نے غریبوں کے حقوق کو پامال کر رکھا تھا —— شاید اس لیے پاک و ہند اور عالمِ اسلام کے علماء کرام نے آپ کو "مجدّد" تسلیم کیا ہے ——

امام احمد رضا نے غریبوں کا حق غریبوں کو دلوایا اور سخت ہدایت فرمائی کہ اس میں سے امیروں کو کچھ نہ دیا جائے —— پھر فقیروں اور مسکینوں کو دینے والے دیا ہی کرتے ہیں، مگر امام احمد رضا جس باوقار انداز سے دلوانا چاہتے ہیں، اُس انداز سے تو دینے والے نہیں

[1] امام احمد رضا: وصایا شریف، محررہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۲۱ء، مطبوعہ لاہور۔

Marfat.com

دیتے ـــــ امام احمد رضا کے زمانے میں شریف گھرانوں میں فرش و فروش کا رواج تھا، صاف ستھرے فرش بچھائے جاتے، اُن پر قالین سجائے جاتے، گاؤ تکیے رکھے جاتے۔ مگر ان فرش و فروش تک کسی غریب اور مسکین کی رسائی نہ ہوتی، ان کو دور ہی کھا جاتا، معمولی فرش پر بٹھا کر کھلا دیا جاتا یا دروازے ہی پر دے دلا کر فارغ کر دیا جاتا ـــــ غریبوں کا کوئی خاص اعزاز و اکرام نہ ہوتا ـــــ سارے اعزاز و اکرام امیروں اور افسروں کے لیے مخصوص تھے ـــــ امام احمد رضا کی آنکھوں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا ـــــ اُن کے دل میں غریبوں کا درد تھا، غریبوں کے لیے محبت تھی، غریبوں کے لیے عزت تھی، اس لیے وصیت فرمائی کہ جب غریبوں اور مسکینوں کو کھلاؤ تو دیکھنا گھرک کر اور جھڑک کر نہ کھلانا، عزت و احترام سے کھلانا، اس طرح جس طرح امیروں اور وزیروں کو کھلایا کرتے ہیں ـــــ ان کو حقیر و ذلیل نہ سمجھنا کہ یہ آقائے دوجہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دُلارے ہیں۔

ذرا غور فرمائیں امام احمد رضا کیا چاہتے ہیں؟ ـــــ کمرے میں صاف ستھرا فرش بچھا ہو، اس پر پاک صاف دسترخوان بچھا ہو ـــــ غریبوں اور مسکینوں کو محبت و خلوص سے خوش آمدید کہا جا رہا ہو ـــــ ایک ایک کی مزاج پُرسی کی جا رہی ہو اور بٹھایا جا رہا ہو ـــــ پھر اس دسترخوان پر غریبوں کے لیے وہ وہ نعمتیں سجائی جا رہی ہوں جو اُن کے کام و دہن تک نہ پہنچی ہوں، وہم و خیال میں آ کر رہ گئی ہوں ـــــ امام احمد رضا نے غریبوں کے لیے جو دسترخوان سجایا ہے ذرا اُس کا نظارہ تو کریں ـــــ اللہ اللہ کیسی کیسی نعمتیں دکھائی دے رہی ہیں ـــــ کسی نے اپنے دسترخوان پر غریبوں کے لیے یہ نعمتیں نہ رکھی ہوں گی اور پھر اس تاکید کے ساتھ

Marfat.com

خبردار! کوئی امیر اس دسترخوان پر نہ آنے پائے ـــــ دنیا نے تو یہ دیکھا ہے کہ یہ نعمتیں امیروں کے دسترخوان پر سجی ہوتی ہیں اور غریب ٹکر ٹکر دیکھتے ہیں ـــــ کچھ بچا تو مل گیا، ورنہ صبر و شکر کیا ـــــ مگر چشمِ عالم نے یہ نظارا نہیں دیکھا کہ غریبوں کے لیے امیرانہ اور شاہانہ دسترخوان سجایا گیا ہو ـــــ اگر نہیں دیکھا تو آئیے! یہ دسترخوان دیکھئے جو امام احمد رضا نے غریبوں اور صرف غریبوں کے لیے سجایا ہے ـــــ اللہ اکبر! کیسی کیسی نعمتیں سجی ہیں ـــــ ذرا دیکھئے تو سہی ـــــ

- دودھ کا برف خانہ ساز
- مرغ بریانی
- بکری کا شامی کباب
- پراٹھے اور بالائی
- فیرینی
- سوڈے کی بوتل
- گوشت بھری کچوری
- سیب کا پانی
- انار کا پانی
- دودھ کا برف[1]
- اُرد کی پھریری دال مع ادرک و لوازم

ہاں امام احمد رضا نے غریبوں کے لیے دسترخوان سجایا ہے ـــــ غریب جمع ہیں ـــــ مزے لے لے کے کھا رہے ہیں، جان و دل سے دعائیں دے رہے ہیں اور بزبانِ بے زبانی کہہ رہے ہیں ـــــ

- اے احمد رضا! تو نے ہم غریبوں کی کیسی عزت افزائی فرمائی ـــــ آخرت میں خدا تجھے بھی ایسی عزت عطا فرمائے ـــــ!
- اے احمد رضا! تو نے ہم غریبوں کو کیسے مزے مزے کے کھانے کھلائے خدا تجھ کو بھی جنت میں مزے مزے کے کھانے کھلائے!
- اے احمد رضا! تو نے ہم غریبوں کو کیسی محبت و شفقت سے سینے سے لگایا

[1] امام احمد رضا: وصیت نامہ، محررہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۲۱ء، مطبوعہ لاہور

Marfat.com

کل قیامت کے دن تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے اپنے سینے سے لگائیں!

امام احمد رضا نے غریبوں کے کھانے کی فہرست برف سے شروع کی اور برف ہی پر ختم کی ——— عرض کیا گیا: برف تو پہلے لکھوایا جا چکا ہے ——— فرمایا: لکھ دو: "میرا رب سب سے پہلے برف ہی عطا فرمائے گا" ——— خدا کی شان جب آپ کا جسمِ نازنین قبر میں اتارا جا رہا تھا، ایک عقیدت مند برف کا خانہ ساز لے کر حاضر ہوئے جو اُسی وقت غریبوں میں تقسیم کر دیا گیا ——— امام احمد رضا کی روح کو قرار آ گیا ... اللہ اکبر! دُنیا سے پردہ فرمانے فرماتے بھی غریبوں کی برف سے ضیافت فرمائی

اے غریبوں کے غمخوار تیری قبر تجلیوں سے روشن رہے! ——— اس وقت عجیب اتفاق ہوا ——— بجلی گئی ہوئی تھی ——— موم بتی کی روشنی میں لکھ رہا تھا ——— جب قلم نے روشن لکھا تو بجلی آ گئی، ہر طرف روشنی پھیل گئی ——— شاید یہ ایک غیبی اشارہ ہے ——— ہاں امام احمد رضا کی قبر روشن ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک روشن رہے گی ؎

مثلِ ایوانِ حرم مرقد فروزاں ہو ترا نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

○

وصال سے ۲ گھنٹے ۱۷ منٹ قبل غریبوں کے لیے کھانے کی فہرست لکھوائی جو اوپر گزری فہرست لکھوانے سے قبل اور پھر بعد میں جو کچھ لکھوایا وہ قابلِ توجہ ہے ——— آپ نے لکھوایا:

"اعزّا سے بطیبِ خاطر ممکن ہو تو فاتحہ میں ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیں" [1]

پھر جب کھانوں کی فہرست لکھوا چکے، تو لکھوایا ———

"اگر روزانہ ایک چیز نہ ہو سکے" یوں کر دیا جیسے مناسب جانو ——— مگر بطیبِ خاطر، میرے لکھنے پر مجبوراً نہ ہو" [2]

[1] و [2] امام احمد رضا: وصیت نامہ، محررہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء، مطبوعہ ...

Marfat.com

وصیت نامے کے ان الفاظ سے امام احمد رضا کی قلبی کیفیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ـــــ ایک طرف تو دل کا تقاضا کہ غریبوں کو خوب کھلایا جائے ـــــ دوسری طرف یہ خدشہ، نہ معلوم کھلانے والے یہ چیزیں دل سے کھلائیں گے بھی یا نہیں کہ غریبوں کے لیے تو یہ چیزیں مہیا نہیں کی جاتیں ـــــ پھر یہ اندیشہ کہ اگر کھلائیں گے تو اعزاز و اکرام کے ساتھ بٹھا کر بھی کھلائیں گے یا نہیں ـــــ غریبوں کے لیے وہ دل کہاں سے لائیں گے جو امام احمد رضا کے سینے میں ہے؟ ـــــ دل کی بات لکھوا رہے ہیں، مگر رُک رُک کر ٹھہر ٹھہر کر ـــــ پورا ہفتہ نہ سہی، ہفتہ میں دو تین بار ہی سہی ـــــ سب نعمتیں نہ سہی روزانہ ایک دو ہی سہی ـــــ پھر خیال آیا کہیں یہ ایک دو بھی اس لیے نہ کھلائی جائیں کہ احمد رضا نے وصیت کی ہے ـــــ اس لیے صاف صاف لکھ دیا کہ جو کھلائے، دل سے کھلائے، مجبور ہو کر نہ کھلائے ـــــ دربارِ الٰہی میں تو اخلاصِ عمل کی پوچھ ہے، یہ نہیں تو کچھ نہیں۔

○

دنیا کو تو اچھا نہیں لگتا کہ غریبوں اور مسکینوں کو منہ لگایا جائے، عزت سے بٹھایا جائے، اُن کی خاطرداری کی جائے، اُن کو قسم قسم کے لذیذ کھانے کھلائے جائیں ـــــ جو لوگ بصیرت سے محروم تھے ـــــ جن کے ذہن میں امارت کی بو بسی ہوئی تھی ـــــ جن کے دماغ میں نخوت و غرور کا سودا تھا، جو غریب پروری اور غمخواری کے معنی سے نابلد تھے ـــــ وہ امام احمد رضا کا منہ تکنے لگے ـــــ دیکھ دیکھ کر ہنسنے لگے ـــــ مذاق اڑانے لگے، قہقہے لگانے لگے کہ یہ انسان ہے یا کوئی دیوانہ، جو بسترِ مرگ پر لیٹا غریبوں کو یاد کر رہا ہے غریبوں مسکینوں کے لیے اس اہتمام کی وصیت کر رہا ہے ـــــ ناں اہلِ علم و فکر و خیال کا اس پستی میں چلا جانا ایک قومی المیہ ہے جس پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے ...

Marfat.com

سُن اے غارت گرِ جنس و فا سُن

شکستِ شیشۂ دِل کی صدا کیا؟

اُن کے شعور نے امام احمد رضا کے دردِ دل کی کسک محسوس نہ کی۔۔۔ اُن کے احساس نے مسکینوں کے لیے امام احمد رضا کی رُوح کی تڑپ محسوس نہ کی۔۔۔ تو پھر وہ امام احمد رضا کی دل کی گہرائیوں تک کس طرح پہنچتے۔۔۔ غریبوں اور مسکینوں کے لیے امام احمد رضا کے اضطراب و بے چینی کو کس طرح سمجھتے! ۔۔۔ انہوں نے کچھ نہ سمجھا ۔۔۔ کاش وہ سینے میں دل رکھتے! ۔۔۔ کاش وہ دل میں درد رکھتے! ۔۔۔

○

جب امام احمد رضا وصیت لکھوا چکے، تو خود دستخط فرمائے اور ساتھ ہی یہ الفاظ بھی تحریر فرمائے:۔۔۔

بقلم خود بحالتِ صحت حواس وَاللہ شہید وللہ

الحمد وصلی اللہ تعالیٰ و بارک وسلم [1]

وصل کی گھڑی قریب آرہی ہے ۔۔۔ عزیزوں پر کیا بیت رہی ہوگی ۔۔۔ احباب پر کیا گزر رہی ہوگی ۔۔۔ عقیدت مندوں کا کیا حال ہوگا؟ ۔۔۔ یہ شعر ہر دِل کی آواز بن گیا ہوگا ؎

یُوں نہ پردہ کر خدا کے لیے   دیکھو دُنیا تباہ ہوتی ہے

۔۔۔ اللہ اکبر! وصال تک تمام کام گھڑی دیکھ کر ٹھیک وقت پر ارشاد ہوتے رہے کیا اس شان سے جاتا کسی نے دیکھا ہے؟ ۔۔۔ جب ۲ بجنے میں ۴ منٹ باقی تھے۔ وقت پوچھا ۔۔۔ عرض کر دیا گیا ۔۔۔ فرمایا: گھڑی کھلی ہوئی سامنے

---

[1] امام احمد رضا: وصیت نامہ، محررہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء، مطبوعہ لاہور

Marfat.com

رکھو دو'' ـــــــ اللہ اللہ! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علاّم الغیوب نے وقت بتا دیا تھا' بیشک اُس کی عطا سے وہ علم بھی مل جاتا ہے' جس کو اُس نے صرف اور صرف اپنے خزانے میں محفوظ رکھا ہے ـــــــ بڑے صاحبزادے مولانا محمد حامد رضا خاں خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ـــــــ فرمایا، ''وضو کر آؤ، قرآن عظیم لاؤ'' ـــــــ ابھی وہ نہ آئے تھے کہ چھوٹے صاحبزادے مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں حاضر ہوئے ـــــــ فرمایا: بیٹھے کیا کر رہے ہو، سورۂ یٰسین شریف اور سورۂ رعد شریف تلاوت کرو ـــــــ تلاوت ہو رہی ہے' آفتاب شریعت غروب ہو رہا ہے ـــــــ بس چند منٹ باقی ہیں ـــــــ سفر کی دعائیں پڑھ رہے ہیں اور بار بار پڑھ رہے ہیں کہ آج اس سفر پر جانا ہے کہ پھر واپس نہیں آنا ـــــــ اچانک کلمہ طیبہ پڑھا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـــــــ آن کی آن میں دم سینے پر آگیا ـــــــ جب سینے سے باہر نکلا تو چہرے پر ایک نور چمکا اور روشنی پھیل گئی ـــــــ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ٥ ـــــــ آج جمعہ ہے اور ٹھیک نماز جمعہ کا وقت ـــــــ صفر کی ۲۵ تاریخ ہے اور ۱۳۴۰ھ ـــــــ اکتوبر کی ۲۸ تاریخ اور ۱۹۲۱ء ـــــــ ۵

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
رُوئے گل خوب ندیدم و بہار آخر شد

وہ اس طرح چلے گئے، جس طرح گلشن سے بُوئے گل چلی جاتی ہے ـــــــ خود فرمایا' اور خوب فرمایا: ـــــــ

''جنہیں ایک جھلک دکھا دیتے ہیں' شوقِ دیدار میں ایسے جاتے ہیں کہ جانا معلوم بھی نہیں ہوتا'' [۱]

---

[۱] حسنین رضا خاں، وصایا شریف، مطبوعہ لاہور، ص ۱۵

Marfat.com

بے شک ایسے گئے کہ جانا معلوم ہی نہ ہوا ـــــ ہاں! ؎

دِل تو جاتا ہے اُس کے کوچہ میں

جا، مری جاں، جا، خدا حافظ

اے احمد رضا! ـــــ اے غریبوں کے غمخوار ـــــ اے مسکینوں کے دلدار ـــــ اے مظلوموں کے دادرس ـــــ اے بیکسوں کے فریاد رس، تجھ پہ ہزار بار سلام ـــــ ہاں رُوحِ انسانیت تجھ کو سلام کرتی ہے ـــــ دلِ دردمند تجھ کو سلام کرتا ہے ـــــ دیدۂ بینا تجھ کو سلام کرتا ہے ـــــ چشمِ اشکبار تجھ کو سلام کرتی ہے ـــــ جانِ بیتاب تجھ کو سلام کرتی ہے ـــــ رُوحِ مضطر تجھ کو سلام کرتی ہے ـــــ مظلوموں کی آہیں تجھ کو سلام کرتی ہیں ـــــ غریبوں کی فریادیں تجھ کو سلام کرتی ہیں ـــــ ماہِ تاباں تجھ کو سلام کرتا ہے ـــــ مہرِ درخشاں تجھ کو سلام کرتا ہے ـــــ ابرِ باراں تجھ کو سلام کرتا ہے ـــــ سفید و سیاہ تجھ کو سلام کرتے ہیں ـــــ فکر و شعور تجھ کو سلام کرتے ہیں ـــــ ہاں! ـــــ

- ○ ـــــ تو عاشقِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے ـــــ
- ○ ـــــ تو دلدارِ مجتبٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے ـــــ
- ○ ـــــ تو محبوبِ مرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہے ـــــ
- ○ ـــــ تو نائبِ غوث الورٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ـــــ

تجھ پہ سلام ═══ ● ═══ ہزار بار سلام!

۱۳ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ
۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء

احقر محمد مسعود عفی عنہ

Marfat.com

Marfat.com

اور سبھوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com

اور سبھوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com